روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 16 اکتوبر 2004ء یکم رمضان 1425 ہجری 16 اخاء 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 235

عظیم مہینہ

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے شعبان کے آخری دن خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو تم پر ایک بہت عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یہ مبارک مہینہ ہے۔اس مہینہ میں وہ رات آتی ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یکم دسمبر 1902ء کو مغرب کی نماز سے چند منٹ پیشتر ماہ رمضان کا چاند دیکھا گیا۔حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز گذار کر (بیت الذکر) کی سقف پر چاند دیکھنے تشریف لے گئے اور چاند دیکھنے کے بعد پھر (بیت الذکر) میں تشریف لائے۔

فرمایا کہ:۔

رمضان گزشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کل گیا۔(۔) صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس انزل فیہ القرآن (البقرہ:186) میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔(۔) (ملفوظات جلد دوم ص 561)

خداتعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں۔ایک عبادات مالی، دوسرے عبادات بدنی۔عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس ہو اور جن کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے ورنہ ساٹھ سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی فرق آجاتا ہے۔(۔)(کسی نے) یہ ٹھیک کہا ہے کہ پیری وصد عیب۔اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ (ملفوظات جلددوم ص 562)

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔روزہ کے بارے میں خداتعالیٰ فرماتا ہے۔وان تصوموا خیر لکم (البقرہ:185) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔خداتعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خداتعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔خداتعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خداتعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خداتعالیٰ طاقت بخش دے گا۔ (ملفوظات جلد دوم ص 563)

رمضان میں درس القرآن

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ درس القرآن فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ یکم رمضان المبارک سے ہر روز پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4:00 سے شام 5-30 بجے تک سوائے جمعہ کے نشر ہوگا۔ یہ درس انگریزی زبان میں ہوگا اگر اس درس کا اردو ترجمہ نشر ہوا تو یہ ترجمہ کیبل کے چینل 22 پر نشر ہوگا جہاں K.World آرہا ہے اور ربوہ میں کیبل کے چینل 9 پر جہاں انڈس میوزک نشر ہو رہا ہے سارا دن تلاوت قرآن کریم نشر ہوا کرے گی۔ احباب خود بھی اس سے مستفید ہوں اور اپنے دوستوں کو بھی اس سے مستفید کریں۔

(شعبہ سمعی بصری نظارت اشاعت)

رمضان میں احمدیہ ٹیلی ویژن پر سوال وجواب کی محفل

رمضان المبارک کے دوران MTA پر ہر اتوار کو براہ راست سوال وجواب ہوا کریں گے یہ پروگرام ہر اتوار کو 1:30GMT بمطابق 6:30 بجے شام (پاکستانی وقت) شروع ہوا کرے گا۔ سوالات رمضان المبارک کے حوالے سے نماز، نماز تراویح، روزہ، اعتکاف اور رمضان کے دیگر مسائل کے بارے میں پوچھے جاسکتے ہیں۔سوال وجواب پوچھنے کے لئے درج ذیل فیکس، فون اور ای میل کے ذریعہ رابطہ کریں۔

فون: 00 44 208 870 0922
فیکس: 00 44 208 870 0684
ای میل: ramadhan@mta.tv

(نظارت اشاعت)

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

مورخہ 4 تا 19 دسمبر 2004ء نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیر انتظام ربوہ میں 40ویں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے۔اس کلاس کے طلباء کو عربی تلفظ کی خصوصی ٹریننگ کے ساتھ عربی گرائمر اور قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی سکھایا جائیگا۔ تمام اضلاع کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع سے اس کلاس کے

باقی صفحہ 2 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 318)

یاڑی پورہ (کشمیر) اور حیدرآباد دکن میں مضبوط جماعتوں کا قیام

یاڑی پورہ (کشمیر) اور حیدرآباد دکن کی احمدی جماعتوں کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی کے زمانہ اور بیسویں صدی کے آغاز سے بھی قبل یہاں یکا یک انتہائی مضبوط اور مخلص جماعتیں قائم ہو گئیں۔ 3 جون 1898ء کو رئیس اعظم راجہ عطاء اللہ خاں کے ذریعہ یاڑی پورہ اور اس کے نواح میں اسّی سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں (الحکم 20 جون 1898ء معہ فہرست) اور نومبر 1900ء میں حضرت مولانا سید میر محمد سعید صاحب اور بعض دوسرے بزرگوں کی مساعی سے 100 نفوس کی بیعت کی درخواست حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچی۔ جن کے اسمائے گرامی الحکم 17 نومبر 1900ء کے صفحہ 7 کالم 3،2 کی زینت ہیں۔

حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحب

کٹکی کا دلچسپ واقعہ بیعت

حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحب کٹکی کو امام الزمان کی شناخت کی سعادت حضرت مولانا سید میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی کے ذریعہ نصیب ہوئی جس کی تفصیل ان کے صاحبزادے حضرت مولوی سید عبدالحکیم کٹکی صاحب کے قلم سے سننے فرماتے ہیں:۔

آپ حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب کے گھر فروکش ہوئے۔ رمضان شریف کے دن تھے۔ دن بھر والد صاحب کچہری میں رہتے۔ اور رات کو حضرت میر صاحب سے صحبت رہتی۔ ایک دن حضرت میر صاحب نے فرمایا کہ پنجاب میں ایک فقیر منش آدمی پیدا ہوا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔ والد صاحب نے کہا کہ بالکل فضول اور بیکار بات ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ حیات کا ہے۔ یہ وفات کہاں سے نکالتے ہیں۔ ان گمراہوں کی بات سننا ہی نہیں چاہئے۔ والد مرحوم دینی معاملات میں نہایت سخت گیر اور جلد مشتعل ہونے والے تھے۔ لیکن دنیاوی امور میں ان سے بڑھ کر سادہ لوح شاید ہی کوئی ہو۔ اس کے برخلاف حضرت قبلہ میر صاحب نہایت حلیم الطبع اور باوقار اور نہایت سنجیدہ اور زیرک تھے۔ دینی امور میں ان کے حلم اور خاموشی کو بھی کبھی والد مرحوم مداہنت پر محمول کرتے تھے۔

حضرت میر صاحب قبلہ نے مجھے سنایا کہ جب تمہارے والد سے میں نے یہ تذکرہ کیا۔ تو وہ نہایت حقارت اور انکار کے ساتھ ان باتوں کو سننا بھی نہیں چاہتے تھے۔ میں نے بمشکل ان کو اس بات پر راضی کیا کہ کہنے والا جو کہتا ہے اسے پہلے دیکھ تو لو۔ پھر پیچھے جو چاہو سو کہنا۔ والد مرحوم راضی ہو گئے۔ اور کہا کہ اچھا ہوگا۔ جس مضمون کا وعدہ میں نے رحمت اللہ صاحب سے کیا ہے اس کے لئے مواد مل جائے گا۔ فریق مخالف کے خیالات اور دلائل معلوم ہو جائیں گے۔

رات کو نماز عشاء کے بعد حضرت مولوی محمد سعید صاحب نے ازالہ اوہام پڑھ کر سنانا شروع کیا۔ (والد مرحوم کو بھی دوران سر اور کثرت بول کی شکایت تھی اس لئے رات کو پڑھ نہیں سکتے تھے) حضرت میر صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ازالہ اوہام کے شروع میں تو مولوی صاحب (میرے والد مرحوم) کچھ کچھ لڑتے جھگڑتے رہے۔ جلد اول کے ختم ہوتے ہوتے بالکل چپ ہو گئے۔ اور جب ع ''جائیکہ از مسیح و نزولش سخن رود'' شروع ہوا تو پھر زار زار رونے لگے تھے۔ خصوصاً اس شعر پر۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

حضرت میر صاحب قبلہ فرماتے تھے کہ ازالہ اوہام ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ مولوی صاحب لیٹے لیٹے اٹھ بیٹھے اور مجھے (حضرت میر صاحب) کہتے کہ مولوی صاحب اب دیر کیا ہے۔ حق ظاہر ہو گیا۔ میں کہتا کہ جلدی ٹھیک نہیں اور کتابیں دیکھنی چاہئیں۔ غور کرنا چاہئے۔ دعا کرنی چاہئے۔

چنانچہ دوسری کتابوں کی تلاش ہوئی۔ حضرت میر صاحب نے پتہ بتلایا کہ آپ کے (والد مرحوم) ایک پیر بھائی سید محمد صاحب رضوی (میرے والد اور رضوی صاحب دونوں مولوی حسن زماں صاحب کے مرید تھے) ان کے پاس کچھ کتابیں ہیں۔ آپ ان سے مل کر کتابیں حاصل کریں۔ چنانچہ والد مرحوم کے بے دھڑک شوق نے ان کو رضوی صاحب کے گھر پہنچایا۔ پہلے سے کچھ جان پہچان نہیں تھی۔ رسمی تعارف کے بعد بغیر کسی تمہید کے کتابیں مانگیں۔ رضوی صاحب جو سمجھ چکے ہوں گے کہ آپ کو کیسے پتہ لگا۔ مختصر یہ کہ راز داری کا پختہ وعدہ لے کر توضیح مرام و فتح اسلام کتابیں چھپا کر دیں۔ رضوی صاحب روشن خیال آدمی ہیں اور ہر قسم کی کتابیں ان کے کتب خانہ میں تھیں۔ کہیں اشتہار دیکھ کر وہ کتابیں منگوائی ہوں گی۔ توضیح مرام اور فتح اسلام کے بعد حضرت مولوی عبدالرحیم اب آتش بدامن تھے۔ وہ کسی کی سننے والے نہ تھے۔ حضرت میر صاحب اور مولوی رضوی صاحب تو ان کے ہم خیال تھے۔ انہوں نے مولوی سید امین اللہ کو تاکا۔

میرے رشتہ کے چچا تھے حیدرآباد میں محکمہ پولیس میں منشی تھے۔ اور حافظ لطف اللہ وکیل کے گھر ٹیوشن کرتے تھے۔ نہایت ذکی اور ذہین اور فن مناظرہ میں طاق۔ فارسی اور عربی کی استعداد اچھی تھی۔

حضرت میر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں بھائی (میرے والد اور مولوی امین اللہ مرحومین) مرغوں کی طرح لڑا کرتے تھے۔ بالآخر مولوی امین اللہ مرحوم بھی رام ہوئے۔ اور اس طرح حضرت میر صاحب اور مولوی سید محمد رضوی صاحب کے عقیدہ کی دبی ہوئی چنگاری بھڑک اٹھی۔ میرا اندازہ یہ ہے کہ یہ حضرات قائل ہو چکے تھے لیکن اظہار کی جرأت نہیں تھی۔

اسی اثناء میں والد مرحوم کا مقدمہ بھی فیصلہ ہو گیا۔ اور ان کو باعزت اپنی جگہ پر پانچ روپیہ کی ترقی کے ساتھ واپس کر دیا گیا۔ حضرت میر صاحب نے والد مرحوم کے پاس لکھا کہ سترہ یا ستر (مجھے یاد نہیں رہا) **لوگوں کی بیعت کا خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیج دیا گیا۔ والد مرحوم نے اپنے ساتھ میرا نام بھی لکھا دیا تھا۔''**

(الحکم قادیان 28 جون 1939ء ص20)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد خالد صاحب مربی سلسلہ چک نمبر 6/11-C ضلع ساہیوال لکھتے ہیں۔ مکرم سید کلیم احمد شاہ صاحب آف چک نمبر 6/11-C ضلع ساہیوال حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے 61 سال کی عمر میں مورخہ 8/اکتوبر 2004ء کی رات وفات پا گئے۔ آپ مخلوق خدا کی خدمت کا بے حد شوق رکھتے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق دی۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے روز مورخہ 9/اکتوبر 2004ء کو بعد نماز عصر احمدیہ قبرستان چک نمبر 6/11-L میں خاکسار نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب امیر ضلع ساہیوال نے دعا کرائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم بشارت الٰہی جمیل صاحب کارکن دفتر کمیٹی آبادی ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ سعدیہ احمد صاحبہ زوجہ مکرم احمد رضا صاحب آف P&T کالونی ملتان روڈ لاہور کو مورخہ 17 ستمبر 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام عافیہ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم میاں محمد جمیل صاحب نائس ٹیلرز ریلوے روڈ ربوہ کی پہلی نواسی اور مکرم میاں وزیر احمد صاحب آف کھاریاں کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے نیک، خادم دین بنائے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

درخواست دعا

☆ مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مستنصرہ صدف صاحبہ بنت مکرم ریاض احمد صاحب باجوہ اللہ کے فضل سے 2003ء میں شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی سال اول سندھ ایگریکلچر یونیورسٹی میں اول آئی ہیں۔ احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے خسر مکرم شیخ عبدالمنان صاحب کپورتھلوی (واقف زندگی بعد از ریٹائرمنٹ) مورخہ 13-14/اکتوبر کی درمیانی شب لندن میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب سابق امیر اسلام آباد کے بڑے بھائی تھے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 17/اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہر بیت مبارک میں ادا کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 1

لئے کم از کم دو ایسے مستعد نمائندگان ضرور بھجوائیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں اور قرآن کریم سیکھنے کا شوق بھی رکھتے ہوں۔ کلاس سے استفادہ کرنے والے طلباء ٹریننگ کے بعد اپنی اپنی جماعت میں احباب کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سکھانے اور مزید اساتذہ تیار کرنے کا کام کریں گے۔ کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء امیر صاحب ضلع یا صدر صاحب جماعت کا تصدیقی خط اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ اس کے بغیر کلاس میں شرکت ناممکن ہوگی۔ (نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

تبرکات

رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کا طریق

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

غالباً کوئی (احمدی) کہلانے والا شخص اس بات سے ناواقف نہیں ہوگا۔ کہ رمضان کا مہینہ ایک نہایت ہی مبارک مہینہ ہے۔ مگر بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ اس کی برکتوں سے عملاً اور تفصیلاً کس طرح فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو اس بات سے بھی واقف نہیں۔ کہ رمضان کا مہینہ کیونکر اور کس وجہ سے مبارک ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک انسان کو کسی چیز کی برکت کا باعث معلوم نہ ہو اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جب تک انسان کسی بابرکت چیز سے فائدہ اٹھانے کا طریق نہ جانتا ہو۔ اس کے لئے اس کی برکت خواہ وہ کتنی ہی عظیم الشان ہو۔ ایک کھیل بلکہ ایک موہوم چیز سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔ اور کیا خوب کہا ہے۔ کہ

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

”یعنی اگر کوئی شخص اپنی جگہ ابن مریم کا مرتبہ رکھتا ہے (جن کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ بیماروں کو صرف ہاتھ لگا کر اچھا کر دیتے تھے) لیکن مجھے اس شخص سے شفا حاصل نہیں ہوتی۔ اور میرا دکھ ویسے کا ویسا رہتا ہے۔ تو میرے لئے اس شخص کا ابن مریم ہونا کیا خوشی کا موجب ہوسکتا ہے۔ مجھے تو اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ کوئی شخص میرے دکھ کو دور کرے۔“

ماہ رمضان کی شہادت قیامت کے دن

بعینہٖ اسی طرح اگر رمضان کا مہینہ مبارک ہے۔ اور وہ یقیناً مبارک ہے۔ اور بہت مبارک ہے۔ لیکن ہم اس کی برکتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یا نہیں اٹھاتے تو اس کا مبارک ہونا ہمارے کس کام کا ہے بلکہ اس صورت میں یہی مبارک مہینہ قیامت کے دن ہمارے خلاف شہادت کے طور پر پیش ہوگا۔ کہ خدا نے ہمارے لئے اس کا موقعہ میسر کیا۔ مگر ہم پھر بھی اس کی برکتوں سے محروم رہے۔ رمضان کا چاند آیا۔ اور برابر تیس دن تک ہر مومن (۔) کے دروازہ کو کھٹکھٹاتا پھرا۔ اور اس کے ساتھ خدا کی نعمتوں کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ تھا۔ جسے وہ گویا محض مانگنے پر تقسیم کرنے کو تیار تھا۔ مگر بہت کم لوگوں نے اس کے لئے دروازہ کھولا اور تیس دن کے بعد وہ اپنا بوریا بستر باندھ کر پھر آسمان کی طرف اٹھ گیا۔ اور خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ تیرے بندے تیری نعمتوں کی قدر کو نہیں پہچانتے۔ میں نے تیری طرف سے تیرے ہر بندے کے سامنے تیرے انعاموں کو پیش کیا مگر سوائے چند گنتی کے لوگوں کے میں نے سب کو سوتے ہوئے پایا۔ اور وہ میرے جگانے پر بھی نہیں جاگے۔ میں نے انہیں ہوشیار کیا۔ اور ہلایا۔ اور جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بیدار کرنے کی کوشش کی مگر وہ بیدار نہ ہوئے۔ میں نے انہیں آوازیں دیں۔ اور بتایا کہ دیکھو میں تمہارے خدا کی طرف سے تمہارے لئے ایک تحفہ لایا ہوں مگر انہوں نے آنکھ تک نہ کھولی۔ بلکہ میری طرف سے کروٹ بدل کر پھر گہری نیند کے سمندر میں غرق ہو گئے۔ رمضان کے مہینہ کی یہ شہادت جو ہر سست اور غافل اور بے دین شخص کے خلاف قیامت کے دن پیش ہونے والی ہے۔ کس قدر ہولناک اور کس قدر ہیبت ناک اور کس قدر دل ہلا دینے والی ہے۔ مگر پھر بھی بہت ہی کم لوگ خواب غفلت سے بیدار ہوتے ہیں اور ہم میں سے اکثر کا یہی حال ہے کہ جس حالت میں ہمیں رمضان پاتا ہے۔ اسی حالت میں بلکہ اس سے بھی بدتر حالت میں ہمیں چھوڑ کر واپس چلا جاتا ہے اور ہم اپنے مہربان آقا و مالک سے ویسے کے ویسے ہی دور رہتے ہیں۔

یہ وہ جذبات ہیں۔ جو اس رمضان کے مہینہ میں میرے دل میں پیدا ہوئے۔ بلکہ پیدا ہو رہے ہیں۔ اور میں نے مناسب خیال کیا کہ ایک نہایت مختصر مضمون کے ذریعہ سب سے پہلے اپنے آپ کو اور اس کے بعد اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بتاؤں کہ رمضان کی برکتیں کیا ہیں اور ان سے کس طرح اور کس رنگ میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

رمضان کی سب سے بڑی خصوصیت

سو جاننا چاہئے کہ رمضان کی سب سے بڑی خصوصیت جس کی وجہ سے اسے خدا کی نظر میں خاص برکت حاصل ہے یہ ہے کہ وہ (دین حق) کی پیدائش کا مہینہ ہے۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن شریف نے بتایا ہے اور حدیث اور تاریخ سے تفصیلاً ثابت ہے۔ قرآن شریف کے نزول کی ابتداء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی وحی جس سے (دین) کی بنیاد قائم ہوئی۔ رمضان ہی کے مبارک مہینہ میں ہوئی تھی۔ پس یہ مہینہ گویا (دین) کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔ یعنی وہ مہینہ جس میں خدا کی آخری اور کامل و مکمل شریعت جس نے خدا کے بھٹکے ہوئے بندوں کو خدا کے قریب تر لانا تھا۔ اور جس کے ذریعہ دنیا میں روحانیت کے دروازے زیادہ سے زیادہ فراخ صورت میں کھلنے والے تھے نازل ہونی شروع ہوئی۔ دنیا میں مختلف قوموں نے اپنے لئے خاص خاص دن مقرر کر رکھے ہیں جو گویا ان کی قومی تاریخ میں خاص یادگار سمجھے جاتے ہیں اور ان دنوں کو خاص خوشی اور خاص شان کے ساتھ منایا جاتا ہے تا کہ اس ذریعہ سے لوگوں میں قومی زندگی کی روح کو تازہ رکھا جاسکے مگر غور کیا جائے کہ ان دنوں کی خوشی اس عظیم الشان دن کی خوشی کے مقابلہ پر کیا حقیقت رکھتی ہے۔ جب کہ خدائے زمین و آسمان نے اپنی آخری شریعت کو دنیا پر نازل فرمایا۔ جس کے اختتام پر یہ الٰہی بشارت جلوہ افروز ہونے والی تھی کہ الیوم اکملت لکم دینکم (۔) سچ پوچھو تو دنیا میں اگر کوئی دن منانے کے قابل تھا تو وہ یہی تھا کہ جب خدا کی اس آخری اور کامل و اکمل شریعت کے نزول کا آغاز ہوا۔ اور انسان کے پیدا کئے جانے کی غرض جہاں تک کہ خدا کے فعل کا تعلق تھا پوری ہوگئی۔ پس رمضان کی سب سے پہلی سب سے بڑی اور سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ (دین) کی پیدائش کا دن ہے۔ ہاں وہی (دین) جو ہماری انفرادی اور قومی زندگی کی روح رواں اور ہمیں اپنے خالق و مالک کے ساتھ باندھنے کی آخری زنجیر ہے۔

خدا اپنے بندوں کے بالکل قریب ہے

اس کے بعد دوسری خصوصیت رمضان کو یہ حاصل ہے۔ اور یہ خصوصیت گویا پہلی خصوصیت کا ہی نتیجہ اور تتمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں اس مبارک مہینہ میں اپنے بندوں کے بالکل قریب ہو جایا کرونگا۔ اور ان کی دعاؤں کو خصوصیت سے سنوں گا یہ وعدہ قرآن شریف میں نہایت واضح الفاظ میں موجود ہے۔ اور حدیث میں بھی اس کا نہایت نمایاں طور پر ذکر آتا ہے۔ اور یہ وعدہ ایسا ہی ہے جیسے کہ بڑے بڑے بادشاہ اپنے سلطنتوں کے خاص یادگار والے ایام میں جبکہ وہ کوئی خاص جشن مناتے ہیں اپنی رعایا میں غیر معمولی طور پر انعام و اکرام تقسیم کیا کرتے ہیں۔ پس خدا نے بھی جو ارحم الراحمین ہے اس بات کو پسند فرمایا کہ وہ اپنے پیارے مذہب کی سالگرہ کے موقعہ پر اپنے خزانوں کا منہ کھول کر اپنے انعاموں کے حلقہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر دے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ (۔) ”یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں کہ رمضان میں میری صفات کا کس طرح ظہور ہوتا ہے تو تو ان سے کہدے کہ میں رمضان میں اپنے بندوں کے قریب تر ہو جاتا ہوں اور میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ پکارنے والا میرے احکام کو مانے اور مجھ پر ایمان لائے“۔

قریب ہونے سے مراد

اس جگہ قریب ہونے سے یہ مراد نہیں کہ گویا خدا کی ذات لوگوں کے قریب ہو جاتی ہے کیونکہ خدا کوئی مادی چیز نہیں ہے کہ اس کی ذات قریب ہو سکے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ خدا کی صفت رحم خاص طور پر جوش میں آ کر بندوں کے قریب تر ہو جاتی ہے علاوہ ازیں (دین) یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں ایک رات ایسی آیا کرتی ہے کہ اس کی ایک گھڑی میں خدائی رحمت اور صفت قبولیت دعا کا غیر معمولی جوش کے ساتھ اظہار ہوتا ہے اس رات کو (دینی) اصطلاح میں لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اور وہ عموماً طاق راتوں میں سے کوئی رات ہوتی ہے۔ اور اس کا معین وقت اس لئے پردہ میں رکھا گیا ہے تا کہ لوگ اس کی جستجو میں زیادہ سے زیادہ عبادت کر سکیں۔ اب غور کرو کہ جس ذات والا صفات کی صفت رحمت پہلے سے ہی اس کی ہر دوسری صفت پر غالب ہے۔ وہ اپنی رحمت کے خاص لحات میں کس قدر رحیم و کریم ہوگا۔ پس یہ دوسری خصوصیت ہے۔ جو رمضان کو حاصل ہے کہ اس میں خدا کی صفت رحمت کا خاص طور پر ظہور ہوتا ہے۔ اور مومنوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

خاص عبادتیں

ان دو برکتوں کے علاوہ رمضان کو ایک تیسری برکت یہ بھی حاصل ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ نے (۔) بعض خاص عبادتیں مقرر فرما دیں ہیں۔ مثلاً روزہ، تراویح اور اعتکاف وغیرہ جن کی وجہ سے یہ مہینہ گویا ایک خاص عبادت کا مہینہ بن گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو زمانہ خاص عبادت میں گزرے گا۔ وہ لازماً خدا کی طرف سے خاص برکات کا جاذب اور خاص برکات کا حامل بن جائے گا۔

رحمت اور برکت کا لطیف چکر

رمضان کی یہ صفت گویا ایک گونہ دوری رنگ رکھتی ہے یعنی رمضان کی خاص برکات کی وجہ سے اس میں خاص عبادتیں مقرر کی گئیں۔ اور پھر ان خاص عبادتوں کی وجہ سے رمضان نے مزید خاص برکتیں حاصل کیں۔ گویا رحمت و برکت کا ایک لطیف چکر قائم ہو

گیا۔ الغرض یہ وہ خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے رمضان کا مہینہ خاص طور پر مبارک مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ اور (۔) حکم ہے کہ وہ اس مہینہ کی برکتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تا کہ رحمت و برکت کا یہ لطیف چکر زیادہ سے زیادہ وسیع ہوتا چلا جائے۔

برکات رمضان سے فائدہ اٹھانے کا طریق

اب سوال ہوتا ہے کہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا طریق کیا ہے۔ سو یہ کوئی مشکل سوال نہیں۔ اور (دین) نے اسے نہایت سہل طریق پر چند سادہ ہدایات دے کر حل کر دیا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ اکثر لوگ صرف منہ کی خواہش سے تمام مراحل طے کرنا چاہتے ہیں۔ اور دین کی راہ میں کسی چھوٹی سے چھوٹی قربانی کیلئے بھی تیار نہیں ہوتے بہر حال (دین) نے رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا جو طریق بتایا ہے۔ اسے ہم ذیل کے چند مختصر فقروں میں ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

بغیر شرعی عذر کے روزہ نہ ترک کیا جائے

اول۔ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے سب سے ابتدائی اور سب سے ضروری شرط یہ ہے کہ انسان خدا کے حکم کے مطابق رمضان کے روزے رکھے۔ اور بغیر کسی شرعی عذر کے کوئی روزہ ترک نہ کرے۔ روزہ رمضان کی برکات کے لئے گویا بطور ایک کلید کے ہے۔ اور جو شخص باوجود روزہ واجب ہونے کے بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ ترک کرتا ہے۔ وہ ہرگز اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ رمضان کی برکتوں سے کوئی حصہ پائے۔ ہاں جو شخص کسی جائز شرعی عذر کی وجہ سے روزہ ترک کرتا ہے۔ مثلاً وہ واقعی بیمار ہے، یا سفر میں ہے وغیر ذالک اور محض حیلہ جوئی کے رنگ میں روزہ ترک کرنے کا طریق اختیار نہیں کرتا۔ تو ایسا شخص شریعت کی نظر میں معذور ہے۔ اور اس صورت میں وہ اگر رمضان کی دوسری شرائط کو پورا کر دیتا ہے تو وہ روزہ کے بغیر بھی رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ روزہ نفس کی اصلاح اور روحانی ترقی کے لئے عجیب وغریب اثر رکھتا ہے۔ اور یقیناً وہ شخص بہت ہی بدقسمت ہے جو محض حیلہ جوئی کے رنگ میں روزہ جیسی نعمت سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے۔ مگر جیسا کہ ہر عمل کے ساتھ اچھی نیت کا ہونا از بس ضروری ہے۔ جس کے بغیر کوئی روزہ خدا کی نظر میں مقبول نہیں ہو سکتا۔ پس روزہ ایسا ہونا چاہئے کہ اس میں عادت یا دکھاوے کا قطعاً دخل نہ ہو بلکہ خالصۃً خدا کی رضا جوئی کے لئے رکھا جائے۔ اور وہ اس دعا کی عملی تفسیر ہو جو روزہ کھولنے کے وقت کی جاتی ہے۔ کہ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وعلٰی رزقک افطرت۔ "یعنی اے میرے آقا میں نے یہ روزہ صرف تیری رضا کی خاطر رکھا تھا۔ اور اب تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر اس روزہ کو کھول رہا ہوں"۔

علاوہ ازیں حدیث میں آتا ہے۔ کہ ہر عمل کی ایک روح ہوتی ہے۔ اور روزہ کی روح یہ ہے کہ جس طرح انسان روزہ میں خدا کی خاطر کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ ملنے سے پرہیز کرتا ہے۔ اور اس طرح گویا اپنی ذاتی اور نسلی زندگی ہر دو کو خدا کے لئے قربان کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ صرف روزہ کی ظاہری شکل وصورت میں ہی نہ الجھا رہے۔ بلکہ رمضان کے مہینہ میں اپنے اعمال کو کلیۃً خدا کی رضا کے ماتحت لگا دے ایسا روزہ یقیناً رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ایک زبردست ذریعہ ہے جس سے گویا انسان کے لئے خدائی خزانوں کے منہ کھل جاتے ہیں۔

تہجد اور نوافل کی طرف زیادہ توجہ دی جائے

دوم۔ دوسری شرط رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی یہ ہے کہ انسان رمضان میں نوافل نماز کی طرف زیادہ توجہ دے یعنی علاوہ اس کے کہ پنجگانہ نماز کو پوری پوری شرائط کے ساتھ ادا کرے۔ نوافل کی طرف بھی خاص توجہ دے۔ اور خصوصاً نماز تہجد کا بڑی سختی کے ساتھ التزام کرے دراصل نماز تہجد ایک بہت ہی بابرکت نماز ہے۔ جو روحانی ترقیات کے لئے گویا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اسی لئے رمضان میں اس کا خاص حکم دیا گیا ہے۔ اصل تہجد کی نماز تو یہ ہے کہ انسان رات کے پچھلے حصہ میں اٹھ کر نماز ادا کرے۔ مگر رمضان کے مہینہ میں اس انعام کو وسیع کرنے کے لئے کمزور لوگوں کے واسطے یہ سہولت کر دی گئی ہے کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد بھی تراویح کی صورت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مگر یہ ایک ادنیٰ مرتبہ ہے اور رمضان کی اصل تراویح یہی ہے کہ رات کے پچھلے حصہ میں اٹھ کر نماز تہجد ادا کی جائے۔

قرآن شریف میں تہجد کی اتنی تعریف آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تہجد کی نماز کو پوری شرائط اور پورے خلوص کے ساتھ ادا کرنے سے انسان خدا کی نظر میں مقام محمود تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر انسان کے لئے علیحدہ علیحدہ مقام محمود مقرر ہے۔ جو گویا اس کی روحانی ترقی کا انتہائی نقطہ ہے جس تک پہنچ کر وہ خدا کی نظر میں اس تعریف کا مستحق ہو جاتا ہے۔ کہ اب میرے اس بندے نے اپنی فطری استعداد کے مطابق اپنی روحانی ترقی کے انتہائی نقطہ کو پالیا۔ اور تہجد کی نماز انسان کو اس کے مقام محمود تک پہنچانے میں حد درجہ موثر ہے۔

تلاوت قرآن کریم زیادہ کی جائے

سوم: تیسری شرط رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی یہ ہے کہ انسان رمضان کے مہینہ میں قرآن شریف کی تلاوت پر خاص زور دے۔ میں اپنے ذوق کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں کہ انسان کو رمضان کے مہینہ میں کم از کم دو دفعہ قرآن شریف کا دور ختم کرنا چاہئے دو دفعہ میں حکمت یہ ہے کہ جب انسان ایک دفعہ قرآن شریف ختم کر کے پھر اسے دوسری مرتبہ شروع کرتا ہے۔ تو وہ گویا زبان حال سے اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ قرآن شریف کے متعلق میرا طریق یہ نہیں ہوگا۔ کہ میں اسے ایک دفعہ پڑھ لوں۔ اور پھر بھول جاؤں۔ یا بند کر کے رکھ دوں بلکہ میں اسے بار بار تکرار کے ساتھ پڑھتا رہوں گا۔ اور اس کے حکموں کو ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے رکھوں گا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ابتداء میں حضرت جبرائیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر رمضان میں قرآن شریف کا ایک دور ختم کیا کرتے تھے لیکن جب قرآن شریف کا نزول مکمل ہو چکا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری رمضان میں حضرت جبرائیل نے آپ کے ساتھ قرآن شریف کا دو دفعہ دور کیا۔ پس چونکہ ہمارے سامنے بھی قرآن شریف مکمل صورت میں ہے اس لئے اگر انسان کو توفیق ملے۔ تو رمضان میں قرآن شریف کے دو دور پورے کرنے چاہئیں۔ اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ میں نے اندازہ کیا ہے کہ اگر انسان اوسطاً پچاس منٹ روزانہ دے۔ تو وہ آسانی کے ساتھ قرآن شریف کے دو دور ختم کر سکتا ہے۔

تلاوت قرآن کے متعلق ضروری امور

علاوہ ازیں قرآن شریف کی تلاوت کے متعلق ہر (احمدی) کو ذیل کی چار باتیں ضرور ملحوظ رکھنی چاہئیں۔

الف۔ جہاں کہیں قرآن شریف میں کوئی حکم امر کی صورت میں آئے۔ یعنی کسی بات کا مثبت صورت میں حکم دیا جائے۔ کہ ایسا کرو تو انسان کو اس جگہ رک کر اپنے دل میں یہ غور کرنا چاہئے۔ کہ کیا میں اس خدائی حکم پر عمل کرتا ہوں۔ اگر وہ عمل نہیں کرتا یا کمزوری دکھاتا ہے۔ تو اپنے دل میں عہد کرے کہ میں آئندہ اس حکم پر عمل کروں گا۔

ب۔ جہاں کہیں کوئی حکم نہی کی صورت میں آئے۔ یعنی کسی بات کے متعلق منفی صورت میں حکم دیا جائے۔ کہ یہ کام نہ کرو تو اس وقت پڑھنے والا تھوڑی دیر کے لئے رک کر اپنے دل میں سوچے کہ کیا میں اس نہی سے رکتا ہوں۔ اگر نہیں رکتا۔ یا کمزوری دکھاتا ہے تو آئندہ اصلاح کا عہد کرے۔

ج۔ جہاں کہیں قرآن شریف میں خدا کی کسی رحمت یا انعام کا ذکر آئے۔ تو اس وقت پڑھنے والا اپنے دل میں یہ دعا کرے کہ خدایا یہ رحمت اور یہ انعام مجھے بھی عطا فرما۔ اور مجھے اس سعادت سے محروم نہ رکھ۔

د۔ جہاں کہیں قرآن شریف میں کسی عذاب یا سزا کا ذکر ہو۔ تو انسان اس جگہ خدا سے استغفار کرے اور یہ دعا کرے کہ خدایا مجھے اس عذاب اور سزا سے محفوظ رکھیو۔ اور اپنی ناراضگی کے موقعوں سے بچائیو۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان ان چار باتوں کو مدنظر رکھ کر قرآن شریف کی تلاوت کرے گا۔ اور اس کی نیت اچھی ہوگی۔ تو وہ اس تلاوت سے خاص بلکہ اخص فائدہ اٹھائے گا۔ افسوس ہے کہ اکثر لوگ قرآن شریف کے نکات اور رموز کے درپے تو رہتے ہیں مگر اس کے عملی پہلو کی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف کا عملی پہلو اس کے نکات اور رموز کی نسبت بہت زیادہ قابل توجہ ہے۔ بے شک عالم لوگوں اور مذہبی مجادلات میں حصہ لینے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن شریف کے حکمت وفلسفہ اور اس کے علمی خزانوں کی طرف بھی توجہ دیں مگر وہ بات جس کی ہر متنفس کو ضرورت ہے جس کے بغیر انسان کی روحانی زندگی قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ وہ قرآن شریف کا عملی پہلو ہے۔ اور یہ عملی پہلو صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ جب قرآن شریف کو مندرجہ بالا چار شرائط کے ساتھ مطالعہ کیا جائے۔

زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کیا جائے

چہارم۔ چوتھی بات جو رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے میں از بس مفید ومؤثر ہے یہ ہے کہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کیا جائے۔ صدقہ وخیرات انسان کی جسمانی اور روحانی تکالیف کو دور کرنے اور خدا کے فضل ورحم کو جذب کرنے میں گویا اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ کہ ایک شخص خدا کے کسی مصیبت زدہ بندے کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھاتا ہے تو خدا اپنے ازلی فیصلہ کے مطابق اس کے اس فعل کو گویا خود اپنے اوپر ایک احسان خیال کرتا ہے اور اس پر فوراً خدائی قدرت نمائی کہ وسیع مشینری اس بندے کی تائید میں حرکت کرنے لگتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے الصدقۃ تطفی غضب الرب یعنی صدقہ خدا کے غضب کو دور کرتا ہے تو پھر اس صدقہ کا کیا کہنا ہے۔ جو رمضان جیسے مبارک مہینوں میں خالص خدا کی رضا کے لئے کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ رمضان میں اتنا صدقہ کرتے تھے کہ صحابہ نے آپ کے اس صدقہ کو ایک ایسی تیز ہوا سے تشبیہ دی ہے۔ جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ رمضان میں اس طرح صدقہ کرتے تھے کہ اس صدقہ میں اپنی حاجت اور ہمت کو بھی بھول جاتے تھے۔ اور صدقہ میں آپ کا ہاتھ اس طرح چلتا تھا جس طرح ایک تیز آندھی تمام قیود

وبند سے آزاد ہو کر چلتی ہے واقعی رمضان میں صدقہ وخیرات خدا کی نظر میں بہت ہی بڑا مرتبہ رکھتا ہے اور اس سے رمضان کی برکت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ مگر صدقہ میں یہ بات ضرور مدنظر رکھنی چاہئے کہ جو لوگ واقعی حاجت مند ہیں انہیں تلاش کر کر کے مدد پہنچائی جائے۔ مثلاً کوئی یتیم ہے اور وہ خرچ سے لاچار ہے کوئی بیوہ ہے اور وہ تنگ دست ہے کوئی غریب ہے اور وہ گزارہ کی صورت نہیں رکھتا۔ کوئی بیمار ہے اور اسے علاج کی طاقت حاصل نہیں۔ کوئی مسافر ہے اور زادراہ سے محروم ہے۔ کوئی مقروض ہے اور قرض ادا کرنے سے قاصر ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان لوگوں کو تلاش کر کر کے صدقہ پہنچایا جائے۔ اور ایسے رنگ میں پہنچایا جائے۔ کہ اس میں کوئی صورت من واذیٰ کی نہ پیدا ہو۔ بلکہ اگر خدا کسی کو توفیق دے۔ تو صدقہ کا بہتر مقام یہ ہے کہ صدقہ دینے والا صدقہ قبول کرنے والے کا احسان خیال کرے کہ اس کے ذریعہ مجھے خدا کے رستہ میں نیکی کی توفیق مل رہی ہے۔ پھر صدقہ وخیرات کے حلقہ میں جانوروں تک کو شامل کرنا چاہئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر زندہ جگر رکھنے والی چیز پر رحم کرنے میں خدا کی طرف سے اجر ملتا ہے۔ خواہ وہ انسان ہو یا حیوان۔ یہ سوال کہ صدقہ کتنا ہو اس کے متعلق شریعت نے کوئی حد بندی نہیں مقرر کی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا عشق رکھنے والوں کے لئے آپ کا یہ نمونہ کافی ہے۔ کہ صدقہ میں انسان کا ہاتھ ایک تیز آندھی کی طرح چلنا چاہئے۔ لیکن میں اپنے ذوق کے مطابق عام لوگوں کے لئے یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ اگر رمضان میں اپنی آمدنی کا دسواں حصہ صدقہ دے دیا جائے تو مناسب ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کی ماہوار آمدنی ایک سو روپیہ ہے تو اس کے لئے مناسب ہے کہ رمضان میں دس روپے صدقہ کر دے۔ خدا کے راستہ میں قربانی کرنے والے لوگوں کے لئے یہ رقم یقیناً زیادہ نہیں ہے۔ اور پھر یہ تو ایک کھیتی ہے۔ جتنا زیادہ بوؤ گے اسی نسبت سے زیادہ اگے گا۔ اور اسی نسبت سے زیادہ کاٹو گے۔ ہر انسان کے اردگرد کے بے شمار غریب اور مسکین اور یتیم اور مصیبت زدہ اور بیمار وغیرہ بستے ہیں۔ رمضان میں ان کی تکلیف کو دور کرنا خدا کی رحمت کو ایسی مضبوط زنجیر کے ساتھ کھینچنے کا حکم رکھتا ہے۔ جس کے ٹوٹنے کا خدا کے فضل سے کوئی اندیشہ نہیں۔

اعتکاف

پنجم۔ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا ایک طریق اعتکاف بھی ہے جس کا قرآن شریف میں مجملاً اور احادیث میں تفصیلاً ذکر آتا ہے۔ مسنون اعتکاف یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں کسی (بیت الذکر) میں ڈیرہ لگا دیا جائے اور سوائے حوائج انسانی یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کی ضروریات کے (بیت الذکر) سے باہر نہ نکلا جائے اور یہ دس دن خصوصیت کے ساتھ نماز اور قرآن خوانی اور ذکر اور دعا وغیرہ میں گزارے جائیں۔ گویا انسان ان ایام میں دنیا سے کٹ کر خدا کے لئے کلیۃً وقف ہو جائے۔ اعتکاف فرض نہیں ہے بلکہ ہر انسان کے حالات اور توفیق پر موقوف ہے۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ جس شخص کے حالات اجازت دیں۔ اور اسے اعتکاف کی توفیق میسر آئے اس کے لئے یہ طریق قلب کی صفائی اور روحانی ترقی کے واسطے بہت مفید ہے۔ لیکن جس شخص کو اعتکاف کی توفیق نہ ہو یا اس کے حالات اس کی اجازت نہ دیں۔ تو اس کے لئے یہ طریق بھی کسی حد تک اعتکاف کا قائم مقام ہوسکتا ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں اپنے اوقات کا زیادہ سے زیادہ حصہ (بیت الذکر) میں گزارے اور یہ وقت نماز اور قرآن خوانی اور ذکر اور دعا وغیرہ میں صرف کرے۔ بے شک اعتکاف کے بدلہ میں یہ کوئی مسنون طریق نہیں ہے۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کی تعریف فرمائی ہے۔ جس کا دل (بیت الذکر) میں آویزاں رہتا ہے۔ اس لئے یہ طریق بھی اگر حسن نیت سے کیا جائے تو فائدہ سے خالی نہیں ہوسکتا۔

نفس کا محاسبہ کیا جائے

ششم۔ چھٹی بات یہ ہے کہ انسان رمضان میں اپنی زندگی کو خصوصیت کے ساتھ رضائے الٰہی کے ماتحت چلائے۔ اور اپنے نفس کا بار بار محاسبہ لیتا رہے کہ کیا میرے اوقات خدا کے منشا کے ماتحت گزر رہے ہیں یا نہیں۔ ایسا محاسبہ ہر وقت ہی مفید ہوتا ہے اور کوئی سچا مومن محاسبہ سے غافل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ محاسبہ انسان کو غفلت سے محفوظ رکھتا۔ اور آئندہ کے لئے ہوشیار کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ مگر رمضان کے مہینہ میں یہ محاسبہ زیادہ کثرت اور زیادہ التزام کے ساتھ ہونا چاہئے۔ مثلاً اگر ہر شخص رمضان میں یہ التزام کرے کہ ہر نماز کے وقت اپنے دل میں یہ محاسبہ کیا کرے کہ کیا میں نے اس سے پہلی نماز کے بعد سے لے کر اس نماز تک اپنا وقت خدا کی رضا میں گزارا ہے۔ اور کیا میں نے اس عرصہ میں کوئی بات منشاء الٰہی کے خلاف تو نہیں کی۔ تو یقیناً ایسا محاسبہ نفس کی اصلاح کے لئے بہت مفید ہوسکتا ہے۔ اور اس طرح گویا ایک رنگ میں انسان کی زندگی کا ہر لحہ ہی عبادت بن جاتا ہے۔ اسی طرح بستر میں لیٹ کر سوتے وقت مسنون دعائیں کرنے سے انسان اپنے سونے کے اوقات کو بھی عبادت کا رنگ دے سکتا ہے۔ اور انہیں اپنے لئے مبارک بنا سکتا ہے۔

دعا

ہفتم۔ سب سے آخر میں رمضان کی برکتوں سے حصہ پانے کا طریق دعا ہے رمضان کے ایام کا ماحول دعا کے لئے یقیناً ایک بہترین ماحول ہے۔ یہ مہینہ (۔) خاص عبادت کا مہینہ ہے۔ گویا ساری (مومن) دنیا اس مہینہ کو عملاً عبادت میں گزارتی ہے۔ اور مومنوں کی طرف سے اس مہینہ میں نماز اور روزہ اور تلاوت قرآن اور صدقہ وخیرات اور ذکر وغیرہ کے پاکیزہ اعمال اس کثرت اور تنوع کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں کہ اگر وہ نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ کئے گئے ہوں۔ تو یقیناً خدا کی خاص الخاص رحمت اور خاص الخاص فضل کو کھینچنے کا موجب ہوتے ہیں۔ پھر اگر ایسے موقعہ پر دعا زیادہ قبول نہ ہو تو کب ہو۔ علاوہ ازیں رمضان کے متعلق خدا تعالیٰ کا قرآن شریف میں مخصوص وعدہ بھی ہے کہ میں اس مہینہ میں اپنے بندوں کے بالکل قریب ہو جاتا ہوں۔ اور ان کی دعاؤں کو خاص طور پر سنتا ہوں۔ پس لاریب یہ مہینہ خاص دعاؤں کا مہینہ ہے۔ اور جو شخص اس مبارک مہینہ میں اپنے آپ کو دعاؤں سے محروم رکھتا ہے۔ وہ یقیناً ایک بہت ہی شقی اور بدبخت انسان ہے۔ جو گویا ایک شیریں چشمہ کے منہ پر پہنچ کر پھر پیاسا لوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں رمضان میں لیلۃ القدر کا واقع ہونا تو گویا سونے پر سہاگہ ہے۔ جس کی طرف سے کوئی سچا مومن غافل نہیں ہوسکتا۔ مگر دعا ان شرائط کے مطابق ہونی چاہئے۔ جو خدا تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کر رکھی ہیں۔ اور رمضان کی دعاؤں کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے قبولیت کی شرائط کو ایک بہت ہی معین صورت دے دی ہے۔ فرماتا ہے (۔) ہم رمضان کے مہینہ میں اپنے بندوں کی دعاؤں کو ضرور قبول کریں گے۔ مگر یہ شرط ہے کہ وہ میری بات مانیں۔ یعنی رمضان کے متعلق جو حکم میں نے دیا ہے۔ اسے قبول کریں۔ اور مجھ پر سچا ایمان لائیں۔ وہ ایمان جو محبت اور اخلاص پر مبنی ہو۔ اور اس میں کسی قسم کے نفاق اور شرک کی ملونی نہ پائی جائے ان شرطوں پر کاربند ہو کر وہ قبولیت کا رستہ ضرور پالیں گے۔ اب دیکھو کہ یہ ایک کیسا آسان سودا ہے۔ جو خدا نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ خدا کس صورت اور کس رنگ میں دعا کو قبول فرماتا ہے۔ سو یہ خدا کی سنت وحکمت پر موقوف ہے۔ جس میں انسان کو دخل نہیں دینا چاہئے وہ جس رنگ اور جس صورت میں مناسب خیال کرے گا۔ ہماری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ لیکن اگر ہم اس کی شرطوں کو پورا کر دیتے ہیں۔ تو وہ قبول ضرور کرے گا۔ اور ممکن نہیں کہ اس کا وعدہ غلط نکلے۔

دعا کس طرح کی جائے

دعاؤں کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ہر دعا سے پہلے خدا کی حمد کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۔) پر درود بھیجنا اور (دین) اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعا مانگنا نہایت ضروری ہے۔ اور جو شخص ان دعاؤں کو ترک کرتا ہے وہ یقیناً خدا کا مخلص بندہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ البتہ ان دعاؤں کے بعد اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے بھی دعائیں کی جائیں اور دعاؤں میں درد اور گداز پیدا کیا جائے۔ ایسا گداز جس سے دل پگھلنے لگے۔ اسی طرح جس طرح ایک لوہے کا ٹکڑا بھٹی میں پگھلتا ہے۔ تاکہ دعا ایک رسمی اور مردہ چیز نہ رہے۔ بلکہ حقیقی اور زندہ چیز بن جائے۔ ایسی دعا موقوف ہے الٰہی توفیق پر اور پھر دعا کرنے والے کے حالات اور احساسات پر۔

ماہ صیام کی خدا کے حضور شہادت

یہ وہ چند باتیں ہیں جنہیں اختیار کر کے انسان رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھاسکتا ہے۔ اور یقیناً جو شخص ان باتوں کو خدا کی رضاء کے لئے اختیار کرے گا اس کا رمضان اس کی کایاپلٹ دینے کے لئے کافی ہے۔ ایسے شخص کے متعلق رمضان کا چاند خدا کے حضور یہ شہادت دے گا کہ خدایا میں نے تیرے اس بندے کو جس حالت میں پایا اس سے بہت بہتر حالت میں اسے چھوڑا۔

دعا

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اے ہمارے آسمانی آقا! ہم تیرے بہت ہی کمزور اور نالائق بندے ہیں۔ ہم تیری طرف سے انعام پر انعام دیکھتے ہیں اور کمزوری پر کمزوری دکھاتے ہیں۔ تو ہمیں اوپر اٹھاتا ہے اور ہم نیچے کی طرف جھکتے ہیں۔ تو احسان کرتا ہے۔ اور ہم ناشکری میں وقت گزارتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم بہرحال تیرے ہی بندے ہیں۔ پس اگر تو یہ جانتا ہے کہ ہم باوجود اپنے لاتعداد گناہوں اور کمزوریوں کے تیری حکومت کے باغی نہیں اور تیری اور تیرے رسول اور تیرے مسیح موعود کی محبت کو خواہ وہ کتنی ہی کمزور ہے۔ اپنے دلوں میں جگہ دیئے ہوئے ہیں۔ تو تو اس رمضان کو اور اس کے بعد آنے والے رمضانوں کو ہمارے لئے اور ہمارے عزیزوں اور دوستوں کے لئے اور ہماری ان نسلوں کے لئے جو آگے آنیوالی ہیں مبارک کر دے۔ اور ہمیں اپنا وفادار بندہ بنا۔ اور ہمیں (۔) احمدیت کی ایسی خدمت کی توفیق عطا کر جو تجھے خوش کرنے والی ہو۔ اور ہمارے انجام کو بخیر کر۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

(الفضل 12/اکتوبر 1941ء)

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف ......اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔"

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر **38015** میں بشارت احمد ولد چوہدری عطاء اللہ قوم وڑائچ پیشہ زمیندارہ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وڑائچ کالونی راجن پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-6-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد بشارت احمد گواہ شد نمبر 1 حمید احمد ولد میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ عنایت آباد کالونی راجن پور گواہ شد نمبر 2 چوہدری عزیز احمد ولد چوہدری محمد شریف عنایت آباد کالونی راجن پور شہر

مسل نمبر **38016** میں مدثر ظفر ولد مظفر احمد قوم آرائیں پیشہ معلم وقف جدید عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع قادرہ کوٹلہ حسن شاہ ضلع راجن پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 30-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3560 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مدثر ظفر گواہ شد نمبر 1 محمود احمد طاہر وصیت نمبر 27111 گواہ شد نمبر 2 عبدالشکور وصیت نمبر 29414

مسل نمبر **38017** میں ظفر اللہ خاں ولد شیر خاں قوم جوئیہ پیشہ زمیندارہ عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلہڑ بالی (روڑہ) ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زرعی زمین تلہڑ بالی 7 ایکڑ نہری موجودہ قیمت -/700000 روپے اندازاً ایک لاکھ روپے فی ایکڑ۔2۔4 ایکڑ بارانی زرعی رقبہ واقع ڈیرہ فتح شیر مالیتی -/100000 روپے اندازاً -/25000 روپے فی ایکڑ۔3۔15 ایکڑ بارانی اراضی واقع تلہڑ بالی موجودہ قیمت اندازاً فی ایکڑ -/70000 روپے۔4۔2 ایکڑ بارانی اراضی واقع رتھ لعل حسین موجودہ قیمت اندازاً فی ایکڑ -/30000 روپے۔5۔13 ایکڑ بارانی زرعی زمین واقع نور پورتھل موجودہ قیمت اندازاً فی ایکڑ -/30000 روپے۔6۔5۔ ایکڑ بارانی زرعی رقبہ اراضی واقع نور پورتھل موجودہ قیمت -/30000 روپے۔7۔رہائشی پلاٹ دارالیمن شرقی 5 مرلہ جس میں خاکسار کا حصہ 1/3 اندازاً موجودہ قیمت -/25000 روپے مرلہ ہے۔8۔ایک گائے مالیت -/18000 روپے۔9۔ایک بکری -/3000 روپے۔10۔رہائشی مکان پختہ 4 عدد مالیتی -/50000 روپے۔نوٹ نمبر 5 میں ظاہر کردہ رکھ نور پورتھل والی زمین گورنمنٹ سے پٹہ پر حاصل کی گئی ہے جس کی اقساط اتاری جا رہی ہیں۔اس وقت مجھے مبلغ -/32000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ظفر اللہ خان گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531 گواہ شد نمبر 2 عطاء المصور وصیت نمبر 30856

مسل نمبر **38018** میں نورین بشارت بنت بشارت احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 198/B ماڈل ٹاؤن اگوکی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ نورین بشارت گواہ شد نمبر 1 محمد امجد شاد ولد محمد اشرف شاد مکان نمبر G-239 ماڈل ٹاؤن اگوکی ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 2 شفاعت احمد بٹ ولد بشارت احمد بٹ ماڈل ٹاؤن اگوکی ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر **38019** میں امۃ القدوس کوثر زوجہ منور احمد قوم گل پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احد ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات بوزن 3 تولے اندازاً قیمت -/24000 روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ امۃ القدوس گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد منور مربی سلسلہ ولد میاں مہر الدین صاحب مرحوم 3/2 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 ادریس احمد ولد میاں مہر الدین مرحوم 3/2 فیکٹری ایریا احد ربوہ

مسل نمبر **38020** میں عطاء الفاخر ولد بشیر احمد قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 16/34 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عطاء الفاخر گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد منور مربی سلسلہ ولد میاں مہر الدین مرحوم 3/2 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد میاں عمر الدین 16/34 فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر **38021** میں شہزاد احمد خواجہ ولد خواجہ حمید احمد قوم ڈار پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/35 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شہزاد احمد خواجہ گواہ شد نمبر 1 صدیق احمد منور ولد میاں مہر الدین 3/2 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود ولد غلام مصطفیٰ 7/35 فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر **38022** میں نعیم اختر زوجہ محمد احمد خاں قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G/11-2 اسلام آباد حال فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر -/5000 روپے۔2۔طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/60000 روپے تقریباً۔3۔نقد رقم بصورت سرٹیفیکیٹ -/200000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ نعیم اختر گواہ شد نمبر 1 محمد احمد خاں خاوند موصیہ ولد محمد علی خان G-11/2 اسلام آباد گواہ شد نمبر 2 بشیر الدین احمد خاکی وصیت نمبر 17163

مسل نمبر **38023** میں مدثر احمد ولد محمد دین قوم آرائیں پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10/A بیوت الحمد کالونی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/850 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مدثر احمد گواہ شد نمبر 1 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773 گواہ شد نمبر 2 تصور احمد خان وصیت نمبر 21135

مسل نمبر **38024** میں مبارکہ مبشر زوجہ پروفیسر مبشر احمد طاہر قوم سوئل پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیور وزنی مالیتی -/3200 روپے۔حق مہر -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ 1200+500 روپے ماہوار بصورت پنشن+جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ مبارکہ مبشر گواہ شد نمبر 1 پروفیسر مبشر احمد طاہر ولد بشیر احمد دارالنصر وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 منظور احمد ولد نذیر احمد دارالنصر وسطی ربوہ

مسل نمبر **38025** میں تنویر احمد ولد عبدالرشید احمد قوم آرائیں پیشہ معلم وقف جدید عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پمپ احمد آباد ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔نقد رقم -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3560 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد تنویر احمد گواہ شد نمبر 1 حافظ مبشر احمد جاوید ولد محمد اسلم E-9 بیوت الحمد کالونی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مشرف نوید خاں ولد محمد اشرف خاں ڈیریانوالہ نارووال

مسل نمبر **38026** میں تسنیم اعجاز زوجہ اعجاز احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے۔2۔زیورات طلائی بوزن آٹھ تولے مالیتی -/60000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7430 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ تسنیم اعجاز گواہ شد نمبر 1 محمد عثمان شاہد وصیت نمبر 25000 گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد (خاوند موصیہ) ولد محمد اکرم کیمپ نمبر 2 نواب شاہ

مسل نمبر **38027** میں ندیم احمد واہلہ ولد منیر احمد واہلہ قوم واہلہ پیشہ معلم وقف جدید عمر 24 سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ شیر محمد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3600 روپے ماہوار بصورت الاؤنس معلم وقف جدید مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ندیم احمد واہلہ گواہ شد نمبر 1 محمد عثمان شاہد وصیت نمبر 25000 گواہ شد نمبر 2 محمد اشفاق ولد محمد اسحٰق کریانہ مرچنٹ اسٹیشن روڈ نواب شاہ

مسل نمبر **38028** میں فائزہ رحمٰن لودھی بنت فضل الرحمٰن لودھی

قوم لودھی پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظوری فرمائی جاوے۔ الامتہ فائزہ رحمٰن لودھی گواہ شد نمبر 1 سید منور حسین بخاری نوشہرہ کینٹ گواہ شد نمبر 2 سمیع الرحمٰن لودھی ولد فضل الرحمٰن لودھی نوشہرہ کینٹ

مسل نمبر **38029** میں راجہ خورشید احمد منیر ولد راجہ اکبر علی قوم بھٹی راجپوت پیشہ مربی سلسلہ عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مظفر آباد ضلع آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سیونگ سرٹیفکیٹ -/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4800 روپے ماہوار بصورت منافع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راجہ خورشید احمد منیر گواہ شد نمبر 1 اسماعیل مبارک احمد وصیت نمبر 29319 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر عبدالحنان طاہر 28348

مسل نمبر **38046** میں فرید یوسف ولد نسیم احمد طاہر قوم راجپوت پیشہ ٹیکسی ڈرائیور عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیلجیئم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 یورو ماہوار بصورت ٹیکسی ڈرائیور مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فرید یوسف گواہ شد نمبر 1 طارق حسین ولد امداد حسین بیلجیئم گواہ شد نمبر 2 خواجہ مقبول احمد بٹ وصیت نمبر 21828

مسل نمبر **38047** میں بشریٰ طیبہ زوجہ قمرالدین ادریس قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/7000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی -/11712 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت سکول میں کینٹین لگانے کی صورت میں مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ طیبہ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد وصیت نمبر 18232 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ولد بشیر احمد دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر **38048** میں دردانہ شگفتہ بنت عبدالقدوس قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 5-9-1986 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-5-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد دردانہ شگفتہ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد وصیت نمبر 18232 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد ولد بشیر احمد دارالعلوم غربی ربوہ

مسل نمبر **38049** میں ناصرہ پروین زوجہ رشید الدین قوم بھنگو جٹ پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/10000 روپے بذمہ خاوند۔ 2۔ زیور طلائی 133 گرام اندازاً قیمت -/93100 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ......روپے ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناصرہ پروین گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد یونس ولد رحمت اللہ 34/A صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر **38055** میں امتہ الشافی چیمہ زوجہ ہدایت اللہ چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D-11 بیوت الحمد کالونی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وصول شدہ بصورت حق مہر مالیتی -/10000 روپے۔ بقیہ حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد امتہ الشافی گواہ شد نمبر 1 ہدایت اللہ چیمہ ولد ذکاء اللہ چیمہ D-11 بیوت الحمد کالونی ربوہ گواہ شد نمبر 2 وحید احمد ولد غلام قادر B-20 بیوت الحمد کالونی ربوہ

مسل نمبر **38056** میں احمد صادق ولد جمال الدین شمس قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن F-3 دارالصدر شرقی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-6-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/175 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد صادق گواہ شد نمبر 1 سلطان محمود ولد غلام محمد ملتانی دارالصدر شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 2 احسان محمد ولد غلام محمد دارالصدر شرقی الف ربوہ

مسل نمبر **38057** میں انجم سحر زوجہ رانا محمد افضل قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/23 دارالرحمت شرقی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی ساڑھے چار تولے مالیتی -/35000 روپے۔ 2۔ حق مہر -/15000 روپے بذمہ خاوند۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انجم سحر گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد ولد محمد اسماعیل 20/18 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 راجہ محمد صادق ولد راجہ محمد یوسف نصرت آباد غالب ربوہ

مسل نمبر **38058** میں عمران احمد ولد عمر حیات قوم جٹ سراں پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد موٹر سائیکل سی 70 موجودہ قیمت -/40000 روپے۔ 2۔ ایک عدد کمپیوٹر موجودہ قیمت -/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمران احمد گواہ شد نمبر 1 عمر حیات ولد حکیم محمد صدیق مرحوم 1/38 فیکٹری ایریا سلام ربوہ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر ثناء اللہ قمر ولد غلام محمد 5/38 فیکٹری ایریا سلام ربوہ

مسل نمبر **38059** میں رفعت بشریٰ بنت عبدالحمید خلیق قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 29/10 دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رفعت بشریٰ گواہ شد نمبر 1 مقبول احمد خالد ولد محمد اسماعیل مرحوم 22/10 دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید خلیق وصیت نمبر 18249

مسل نمبر **38060** میں محمد اسحاق ولد محمد عبداللہ قوم سندھو پیشہ کارکن عملہ حفاظت خاص عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-6-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اسحٰق گواہ شد نمبر 1 الطاف محمود ولد عبدالغنی طاہر آباد غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 پرویز احمد عاصم ولد نذیر حسین طاہر آباد غربی ربوہ

مسل نمبر **38061** میں قرۃ العین بنت شبیر احمد قوم ملاح پیشہ خانہ داری ہومیوپیتھک عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ ماہی جو بھان ضلع نوشہرو فیروز سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-6-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت ہومیوپیتھی پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ قرۃ العین گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ بھٹی مربی سلسلہ وصیت نمبر 27313 گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد ناز ولد محمد یٰسین P.O قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز سندھ

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
اقصیٰ چوک ربوہ فون نمبر 213698
اوقات کار دوران رمضان المبارک
صبح 9 تا 4 بجے شام۔ شام 30-7 تا 9:00 بجے

خدا کے فضل سے ترقی کی منازل
گوندل بنکوئیٹ ہال
سیاب منصور پیلس
بالمقابل بیت المبارک سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 04524-212758-212265
گوندل موبائل کیٹرنگ اینڈ فوڈ
گوندل ٹینٹ سروس
پہلا شادی ہال
ربوہ میں جدت اور سہولت کے سنہری دور کا آغاز
گولبازار ربوہ فون: 212758
کھانوں اور ریفریشمنٹ کی لامحدود ورائٹی۔ مزیدار ذائقہ

نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم نیو کیمپس کا افتتاح

مورخہ 11/اکتوبر 2004ء کو سوا نو بجے صبح نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم کے نیو کیمپس واقع دارالنصر غربی (حلقہ اقبال) ربوہ کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ امیر مقامی تھے جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے پرچم کشائی کی۔ طلباء کے ایک گروپ نے قومی ترانہ پیش کیا جس کے احترام میں جملہ حاضرین خاموش کھڑے رہے جس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے فیتہ کاٹ کر افتتاح کیا اور دعا کروائی بعدازاں دو طلباء نے حضرت مسیح پاک کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔

مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ آج سے 17 برس قبل 12 ستمبر 1987ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر نصرت جہاں اکیڈمی کا آغاز ہوا تو ابتداء میں کلاسز صرف اردو میڈیم پر مشتمل تھیں۔ اپریل 1989ء کو جونیئر سیکشن کا آغاز کیا گیا جو آج دو علیحدہ علیحدہ سیکشنز جونیئر ز اور سینئرز گرلز پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد اکیڈمی نے ایک اور سنگ میل طے کیا اور انگلش بوائز سیکشن کا آغاز ہو گیا بعدازاں O-Level کیلئے کلاسز شروع کی گئیں۔ ستمبر 1991ء میں نصرت جہاں انٹر کالج کا آغاز کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے طفیل یہ ادارہ اپنی کارکردگی کے اعتبار سے مثالی بنتا چلا گیا۔ اس کے طلباء تعلیم، سپورٹس اور ادب کے میدان میں پاکستان لیول پر کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے رہے۔ جیسے جیسے ادارہ ترقی کرتا رہا احباب کی توقعات بڑھتی رہیں اور طلباء کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ ناصر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ایسی سہولیات مہیا کی جائیں کہ زیادہ سے زیادہ طلباء اکیڈمی کی تعلیم سے فائدہ اٹھا سکیں چنانچہ اس کے پیش نظر نصرت جہاں اکیڈمی کے اردو سیکشن کو اس نئی جگہ پر منتقل کیا گیا ہے۔ مکرم راجہ فاضل احمد صاحب اس سیکشن کے انچارج جبکہ عبدالصمد قریشی صاحب نائب انچارج ہیں۔ اس وقت اس سیکشن کے اساتذہ کرام کی تعداد 17 اور طلباء کی تعداد 297 ہے۔ یاد رہے کہ مورخہ 20۔اپریل 2004ء کو محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی جنہیں تقریباً 50 سال تک دارالنصر کا صدر محلہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے نے دعا کے ساتھ کلاسز کا آغاز کروایا تھا۔

رپورٹ پیش کئے جانے کے بعد جملہ حاضرین نے اکیڈمک بلاک دیکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ادارہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی یہ توقع پوری ہو کہ یہ ادارہ پاکستان کا نمبر 1 ادارہ بنے اور تعلیمی و اخلاقی لحاظ سے نمایاں تر ہو۔ آمین (رپورٹ: ع۔س۔خ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 18/اکتوبر 2004ء

12.30 a.m	خطبہ جمعہ
1-30 a.m	لائیو فرمائشی پروگرام (نشر مکرر)
2-30 a.m	درس القرآن
4-10 a.m	چلڈرنز کارنر
4-25 a.m	مسائل رمضان
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	درس القرآن
7-30 a.m	چلڈرنز کارنر (کارٹون)
8-00 a.m	چلڈرنز کلاس
9-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات
9-20 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
10-00 a.m	چلڈرنز کلاس
11-00 a.m	تلاوت، عالمی خبریں
11-20 a.m	لقاء مع العرب
4-00 p.m	درس القرآن
5-30 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-20 p.m	بچوں کا پروگرام
6-50 p.m	طب وصحت
7-20 p.m	بنگلہ سروس
8-25 p.m	علمی خطابات
9-00 p.m	گفتگو
9-35 p.m	کوئز روحانی خزائن
10-00 p.m	بچوں کا پروگرام
10-55 p.m	چلڈرنز کارنر
11-40 p.m	لقاء مع العرب

منگل 19/اکتوبر 2004ء

1-35 a.m	خطبہ جمعہ
2-30 a.m	درس القرآن
3-20 a.m	مسائل رمضان
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	درس القرآن
7-45 a.m	خطبہ جمعہ
8-45 a.m	تقریر اردو
9-15 a.m	تلاوت، درس ملفوظات
2-25 p.m	انڈونیشین سروس
3-25 p.m	تقریر
3-50 p.m	درس القرآن
5-30 p.m	تلاوت، درس، خبریں
6-30 p.m	سوال و جواب میزبان مکرم لئیق احمد طاہر صاحب
7-10 p.m	بنگلہ سروس
8-15 p.m	تلاوت، درس حدیث
9-10 p.m	مسائل رمضان
9-30 p.m	بچوں کا پروگرام
10-00 p.m	لجنہ میگزین
11-00 p.m	تقریر اردو
11-55 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 20/اکتوبر 2004ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
1-45 a.m	بچوں کا پروگرام
3-15 a.m	درس القرآن
3-55 a.m	سوال وجواب (نشر مکرر)
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	درس القرآن
8-10 a.m	چلڈرنز کارنر
1-30 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	درس القرآن
5-30 p.m	تلاوت، درس، خبریں
6-15 p.m	سوال و جواب میزبان مکرم نصیر احمد قمر صاحب
7-15 p.m	بنگلہ سروس
8-15 p.m	خطبہ جمعہ
9-15 p.m	تلاوت، درس حدیث
9-40 p.m	مسائل رمضان
10-00 p.m	گلشن وقف نو
11-00 p.m	ہماری کائنات
11-30 p.m	تقاریر جلسہ سالانہ

فوری رابطہ کریں

☆ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نمائندہ مینیجر الفضل آجکل فیصل آباد کے دورہ پر ہیں۔ وہ جہاں بھی ہوں ایک ضروری دفتری کام کے سلسلہ میں فوری طور پر دفتر الفضل تشریف لے آئیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں سحر و افطار 16۔اکتوبر 2004ء

انتہائے سحر	4:51
طلوع آفتاب	6:10
زوال آفتاب	11:54
وقت عصر	3:55
وقت افطار	5:37
وقت عشاء	6:59

اوقات کار برائے رمضان المبارک
8:30 تا 3-30
کیور یونیکلینک (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار۔ ربوہ
فون: 215496-214606-213156

تبدیلی دفتر
گورنمنٹ آف پاکستان اور تحصیل ایڈمنسٹریشن چنیوٹ سے منظور شدہ آرکیٹیکٹ کا دفتر اب ریلوے روڈ سے تبدیل کر کے مسرور پلازہ (دوسری منزل) اقصیٰ چوک آ گیا ہے
بشیر الدین کمال آرکیٹیکٹ

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
ریلوے روڈ: 04524-214750
اقصیٰ روڈ: 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH
HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR.MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN
LAHORE,PH:5161204

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔ طاہر محمود 4844986

Af
الفردوس گارمنٹس
پینٹ شرٹ۔ دولہا ڈریس۔ پینٹ شرٹ ڈریس
جینز اور مکمل بچگانہ ورائٹی
طالب دعا: حامد علی خان
85۔ تیونانارکلی۔ لاہور فون: 7324448

لذیذ کھانوں کا مرکز
پہلے آیئے پہلے پایئے۔ 24 گھنٹے سروس
رشید برادرز ٹینٹ سروس
فون دکان: 211584
گھر: 04524-213034
رمضان المبارک میں افطاری کیلئے کھانا تیار کروائیں۔
رشید یونین سنٹر میں کی پکائی دیگیں اور بہترین کراکری کے ساتھ مناسب دام ہر طرح کی تقریبات کیلئے جدت سے آراستہ بازار سے بارعایت۔ ایک ہی نام اعتماد کا نیز لائٹنگ وغیرہ دولہن گاڑیاں بھی کرائے پر دی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر۔ رشید الدین۔ کریم الدین۔ پسران رفیع الدین۔ گولبازار ربوہ